بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصص الانبیاء علیہم السلام

حصہ دوم

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی

ترجمہ: ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

صدیقی ہاؤس النظر اپارٹمنٹس ۵۸۰ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

صرف اللہ ہی کے فضل سے نیکیاں پوری ہوتی، اعمال مکمل ہوتے اور امیدیں بر آتی ہیں۔ کافی عرصہ سے میری یہ دلی خواہش تھی کہ اپنے بھائی داعیٔ کبیر سید ابوالحسن علی الحسنی الندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنو کی کتاب قصص النبیین جزو اوّل کا عربی پڑھنے والوں کے لئے مقدمہ لکھوں اور بہ لیجئے اب مجھے اس مفید اسلامی سلسلہ کے جزو ثانی کا دوسری بار مقدمہ لکھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اور یہ مفید اسلامی سلسلہ ہمارے بھائی مبلغ اسلام کے گھر سے ایمان، مضبوط یقین، دین پر سچی غیرت اور لوگوں کو اللہ کی ہدایت اور قرآن مجید کے ادب کی طرف واپس آنے کی تڑپ جیسی اللہ کی عنایت کو ان پر ظاہر کرتا ہے۔

نبیوں کے قصوں کا یہ سلسلہ اولاً ہند میں مسلمانوں کے بچوں کے لئے رکھا گیا تھا تاکہ وہ ان کی نشو ونما کے دوران، ان کے دین اور قرآن کی زبان کے ساتھ ان کو مربوط کر دے۔ اور یہ تمام عرب علاقوں کے مسلمان بچوں کے لئے بھی اسی طرح مفید ہے تاکہ ان کو دینی اور روحانی غذا مہیا کر سکے جس سے ان کے نفوس کی تہذیب اور اخلاق کی تصحیح ہو سکے، اور انہیں سب سے عمدہ سامان کا زاد راہ مہیا کر سکے "اور زادِ راہ لے لیا کرو بہترین زاد تقویٰ ہے، اور مجھ سے ڈرو! اے عقلمندو!"

اسلامی ملکوں اور بلاد عربیہ کے اصحاب اقتدار کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اس عمدہ اور خالص کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس کی حوصلہ افزائی اور تائید کریں اور بچوں کی تہذیب و ثقافت اور مطالعہ کی کتابوں میں اسے رکھیں۔ اس میں مسلمان جوانوں کو اسلامی ثقافت کے ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی صلاحیت، اور ان کی جماعتوں کو قریب کرنے اور باہمی وحدتِ اسلامیہ پیدا کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔ وہ وحدت جس کی طرف قرآن نے اور رحمٰن نے دعوت دی ہے۔ فرمایا "مومن تو بھائی بھائی ہیں" نیز فرمایا "اور مضبوط پکڑو اللہ کے دین کی رسّی کو سب کے سب اور جدا نہ ہو، اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ سو تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے"۔

اور میں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں سمجھتا ان بخششوں اور عنایتوں کے بارے میں جو اللہ نے ہمارے اس فاضل بھائی کو بخشی ہیں جن پر شریف آدمی رشک کرتے ہیں۔ اور کمینوں کے ہاں حسد کیا جاتا ہے، ان کے فخر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اللہ نے انہیں خاص لوگوں کے لئے کتابوں کی تالیف کی توفیق دی ہے۔ جو علمی لحاظ سے بلند اور تحقیقی لحاظ سے دقیق، ان میں گہرائی اور گیرائی ہے

اور بڑے قارئین کے درمیان مشرق و مغرب میں چلتی ہیں۔ صحیح و سالم فکر کے ساتھ سجی ہیں، ان کا اسلوب بلند و بالا ہے اور قیمتی زیور سے آراستہ ہیں۔ پھر اللہ نے انہیں قرآنی قصوں کے اغراض و مقاصد کو آسان زبان اور عمدہ بیان میں مسلم نونہالوں کی عقلوں کے

قریب کرنے کی بھی توفیق دی ہے۔ "یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے"۔

میں فضل وکرم والی ذات اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اچھے مؤلف کو اپنی دائمی توفیق سے نوازیں، اور اسلام کے کلمہ کو ان کی وجہ سے عزت دیں، ان کی کوششوں اور کاوشوں سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، وہ بہت ہی عزت والی ذات ہے۔ جس سے سوال کیا جائے اور بہت ہی بہتر ذات ہے جس سے امید رکھی جائے۔

بقلم: الاستاذ الشیخ احمد الشرباصی
استاذ ازہر شریف
القاہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ! امابعد !!

بچوں کے لئے نبیوں کے قصوں کا پہلا حِصّہ جو ہمارے آقا حضرت ابراہیم اور یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہے ۔منظر عام پر آچکا ہے اسے مؤلّف کی توقع سے زیادہ اہمیّت دی گئی ، اصحابِ تعلیم اور بچوں کے سرپرستوں نے خوش آمدید کہا اور اسلامی رسالوں نے زور دار الفاظ میں تبصرے کئے ۔ لڑکوں اور مدارس کے چھوٹے بچوں میں ان کے پڑھنے سے خوشی کی ایک ایسی لہر دوڑ گئی جس کا مؤلّف کو خیال تک نہ تھا ۔ ان کی چمکتی پیشانیوں اور روشن چہروں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس کتاب کو نہایت خوشی سے پڑھتے ہیں ۔ ہم بھی خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا جب ہم نے چھوٹوں کو سیّدنا ابراھیمؑ اور یوسفؑ کے قِصّے بیان کرتے ہوئے سُنا کہ ان کی زبانیں ان سے مانوس ہوگئیں اور ان کی ننھّی عقلوں میں وہ قِصّے محفوظ ہوگئے اس راستہ میں ، ان سب باتوں نے ہمیں قدم بڑھانے کا حوصلہ دیا ؛ اور ہمیں یہ سلسلہ پورا کرنے پر ابھارا ۔ اور یہ لیجئے ہم چھوٹوں اور ان کے سرپرستوں کے بچوں کے لئے نبیوں کے قصوں کا جزو ہدیتہً پیش کرتے ہیں ۔ جو نوحؑ ، ہودؑ ، اور صالحؑ کے قصوں پر مشتمل ہے قصوں کے شروع اور درمیان میں تاریخی اور تفسیری فوائد ہیں اور مخفی سوالوں کے جواب ہیں جو کبھی ضمیر سے اٹھتے ہیں ۔

اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ شاگردوں سے یہ قِصّے بیان کرائیں ۔ انہیں پڑھنے ، یاد رکھنے اور اعادہ کرنے کا عادی بنائیں ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ اس میں بہت فائدہ ہے ۔ تنہا اللہ ہی سے سوال ہے

کہ وہ اس کتاب سے عربی کے طلبہ اور مسلم نونہالوں کو نفع دے اور نبیوں کی شخصیتیں اور سیرتیں اور ان کی پیروی ان کے لئے محبوب بنائے اور اللہ ہی سب توفیق دینے والا ہے ۔

(علی حسنی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

نوحؑ کی کشتی

۱۔ آدم کے بعد

اللہ نے آدم کی اولاد کو برکت دی۔ پس وہ اس میں بہت سے مرد اور عورتیں ہوگئیں، آدم کی اولاد خوب پھیلی اور پھولی، اور اگر آدم واپس آکر دیکھتے تو اپنی اولاد کو پہچان نہ سکتے اور اگر ان سے کہا جاتا کہ اے آدم! یہ آپ کی اولاد ہے تو وہ بہت تعجب کرتے، اور کہتے سبحان اللہ! یہ سب میری اولاد ہے؟ یہ سب میری ذرّیت (اولاد) ہے۔ آدم کی اولاد سے بہت سی بستیاں بھر گئیں، اور انھوں نے بہت سے مکان بنائے وہ کھیتی باڑی کرتے اور زندگی گزارتے تھے۔ اور لوگ اپنے باپ آدم کے دین پر تھے وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہیں کرتے تھے اور لوگ ایک امّت تھے، ان کے والد آدم تھے اور رب اللہ تعالیٰ۔

۲۔ شیطان کا حسد

لیکن ابلیس اور اس کی اولاد بھلا اس سے کیسے راضی ہوتی؟ کیا لوگ ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں گے؟ کیا لوگ ہمیشہ ایک

امت رہیں گے اور اختلاف نہیں کریں گے؟ یہ کبھی نہیں ہوگا! کیا آدم کی اولاد جنت میں جائے اور ابلیس اور اس کی اولاد دوزخ میں؟ یہ کبھی نہیں ہوگا! یہ کبھی نہیں ہوگا۔ اس ابلیس نے آدم کو سجدہ نہ کیا پس اللہ نے اسے دور کیا۔ اور اس پر لعنت بھیجی۔ کیا وہ آدم کی اولاد سے اس کا بدلہ نہ لے تاکہ وہ بھی اس کے ساتھ دوزخ میں جائیں؟ وہ ضرور بدلہ لے گا۔ وہ ضرور بدلہ لے گا۔

۳۔ شیطان کی سوچ

شیطان نے سوچا کہ لوگوں کو بتوں کی عبادت کی طرف بلائے تاکہ وہ دوزخ میں جائیں اور کبھی جنت میں نہ جاسکیں۔ اور شیطان جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ شرک نہیں بخشتا، اور ہر چیز جب چاہے بخش دیتا ہے، شیطان نے ان کو شرک کی طرف بلانے کا ارادہ کیا تاکہ وہ کبھی جنت میں نہ جائیں۔ لیکن اس کا طریق (راستہ) کیا ہو، اور لوگ تو اللہ کی عبادت کرتے تھے اگر وہ لوگوں کے پاس جاکر کہتا کہ "بتوں کی عبادت کرو، اور اللہ کی عبادت نہ کرو" تو لوگ ضرور اسکو برا بھلا کہتے اور مارتے۔ لوگ کہتے کہ اللہ کی پناہ! کیا ہم اپنے رب کے ساتھ شرک کریں؟ کیا ہم بتوں کی عبادت کریں؟ بیشک تو مردود ہے بیشک تو پلید شیطان ہے۔

۴۔ شیطان کی چال

لیکن شیطان نے ایک دروازہ پایا جس سے وہ داخل ہوکر لوگوں کے

پہنچے، لوگ اس سے ڈرنے والے تھے، اور رات دن اس کی عبادت اور اس کا بہت ذکر کرتے تھے۔ وہ اللہ سے پیار کرتے تھے اور اللہ ان سے پیار کرتا تھا اور ان کی دعائیں سنتا تھا، اور لوگ ان سے محبت کرتے اور تعظیم کرتے تھے اور شیطان اس بات کو خوب جانتا تھا، یہ سب لوگ چلے گئے اور اللہ کی رحمت کی طرف منتقل ہو گئے۔ شیطان لوگوں کے پاس گیا اور ان لوگوں سے ذکر کیا، اور کہا "تم میں سے فلاں! فلاں شخص کیسے تھے"؟ انھوں نے کہا "سبحان اللہ" ! وہ اللہ کے بندے اور اس کے دوست تھے وہ ایسے لوگ تھے جب وہ دعا کرتے تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا اور جب مانگتے تو عطا کرتا۔

۵۔ نیکوں کی صورتیں

شیطان نے کہا "تمہارا ان پر غم و حزن کیسا ہے"؟ انھوں نے کہا "بہت زیادہ" اور تمہارا ان کے بارے میں شوق کیسا ہے۔ انھوں نے کہا "بہت بڑا" شیطان نے کہا کہ تم ہر روز انہیں کیوں نہیں دیکھتے؟ انھوں نے کہا "اس کی سبیل کیا ہو سکتی ہے جبکہ وہ فوت ہو گئے"؟ ان کی صورتیں بنالو اور صبح انہیں دیکھ لیا کرو"۔ لوگوں کو ابلیس کی رائے بھلی معلوم ہوئی۔ اور انھوں نے نیکوں کی صورتیں بنالیں، وہ ہر روز ان صورتوں کو دیکھتے اور جب انہیں دیکھتے تو نیک لوگوں کو یاد کرتے۔

۶۔ صورتوں سے مورتوں تک

وہ صورتوں سے مورتوں تک آپہنچے، انہوں نے نیک لوگوں کی بہت سی مورتیں بنا ڈالیں اور انہیں اپنے گھروں اور مسجدوں میں رکھ دیا۔ وہ لوگ اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ بالکل شرک نہ کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ نیکوں کی مورتیں ہیں اور یقیناً یہ پتھر ہیں نہ انہیں فائدہ دیتے ہیں نہ نقصان اور نہ انہیں رزق دیتے ہیں لیکن وہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے، اس لئے کہ وہ نیک لوگوں کی مورتیں تھیں۔ اور یہ مورتیں ان میں بہت زیادہ ہوگئیں، اور ان کی تعظیم بھی بڑھ گئی، جب ان میں کا کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اسی کی مورت بنا لیتے اور اس مورت کا وہی نام رکھ لیتے۔

۷۔ مورتوں سے بتوں تک

یہ لوگ چلے گئے، اولاد نے اپنے آباء کو دیکھا کہ ان سے برکت حاصل کرتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آباء کو دیکھا کہ وہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہ وہ ان کے سامنے سر جھکاتے اور رکوع کرتے تھے۔ بیٹوں نے آباء (کے عمل) پر اضافہ کیا! اور انہیں سجدہ کرنے لگے، ان سے مانگنے لگے اور ان کے لئے ذبح کرنے لگے، اس طرح یہ بت معبود بن گئے اور لوگ ان کی ایسی ہی عبادت کرنے لگے جیسے وہ اس سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور ان میں بتوں کی کثرت ہوگئی، یہ وَدّ ہے، یہ سُوَاع، یہ یَغُوث، وہ یَعُوق، اور وہ فلاں وغیرہ وغیرہ۔

۸ - اللہ کا غضب

اور اللہ کو لوگوں پر بہت غصہ آیا، اور ان پر لعنت کی، اور اللہ کو ان لوگوں پر کیوں غصہ نہ آتا اور ان پر کیوں لعنت نہ کرتا؟ کیا خدا نے اس لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اس لئے ان کو رزق دیتا تھا؟ وہ اللہ کی زمین پر چلتے تھے اور اللہ کے ساتھ کفر کرتے تھے۔ وہ اللہ کا رزق کھاتے اور اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے! یہ بہت بڑا ظلم ہے یہ بہت ہی بڑا ظلم ہے۔ اللہ لوگوں سے ناراض ہوا اور بارش روک لی اور ان پر تنگی کی، اور کھیتی اور نسل کم ہوگئی۔ لیکن لوگوں کو پھر بھی عقل نہ آئی، اور لوگوں نے توبہ نہ کی۔

۹ - رسول

اللہ نے ان میں سے ایک آدمی کو رسول بناکر بھیجنے کا ارادہ کیا جو ان سے کلام کرے اور انہیں نصیحت کرے، اللہ ایک ایک سے کلام نہیں کرسکتا، اللہ ہر کسی کو خطاب نہیں کرتا، اس سے کہے کہ یوں کرو، یوں کرو، بادشاہ ایک ایک (فرد) سے بات نہیں کرتے؛ بادشاہ ایک ایک آدمی کے پاس جاکر نہیں کہتے کہ یوں کرو۔ بادشاہ انسانوں جیسے انسان ہیں۔ ہر ایک انہیں دیکھنے اور ان کا کلام سننے کی طاقت رکھتا ہے، اللہ کو دیکھنے کی کسی میں طاقت ہے نہ اس کا کلام سننے اور اس سے کلام کرنے کی، اور اس کی کوئی طاقت نہیں رکھتا سوائے

اس شخص کے جسے اللہ چاہے اور جب چاہے ۔ اللہ نے لوگوں میں ایک رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو ان سے کلام کرے اور انہیں نصیحت کرے ۔

۱۰ - انسان یا فرشتہ

اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انسان ہو، لوگ اسے پہچانتے ہوں اور اس کی بات سمجھتے ہوں اور اگر رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے کہ ہمارا اس کا کیا تعلق، وہ فرشتہ ہے اور ہم انسان ہیں! ہم کھاتے پیتے ہیں اور ہمارے اہل وعیال اور اولاد ہے ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں؟ اور جب رسول انسان ہو وہ کہتا ہے کہ میں کھاتا پیتا ہوں میرے اہل بھی ہیں اور اولاد بھی، اور میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں، تم کیوں اللہ کی عبادت نہیں کرتے؟ اور جب رسول فرشتہ ہوتا تو لوگ کہتے تجھے نہ پیاس لگتی ہے نہ بھوک، نہ تو بیمار ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے تو تو اللہ کی عبادت ہی کرے گا اور اسے ہمیشہ یاد کرے گا! اور ہم انسان ہیں، ہمیں پیاس لگتی ہے اور بھوک لگتی ہے۔ بیمار ہوتے ہیں اور مرتے ہیں، ہم کیسے اللہ کی عبادت کریں اور ہمیشہ اسے یاد رکھیں؟ اور جب رسول خود انسان ہو تو کہے گا میں تمہارے جیسا ہوں، مجھے پیاس لگتی ہے اور بھوک بھی، بیمار ہوتا ہوں اور مرتا ہوں، اللہ کی عبادت کرتا ہوں اور اسے یاد کرتا ہوں، تم کیوں اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور کیوں اسے یاد نہیں کرتے؟ لوگوں کی بات کٹ جاتی ہے اور انہیں کوئی عذر نہیں ملتا ۔

۱۱۔ نوح رسولؑ

اللہ نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا، قوم میں امیر اور رئیس لوگ تھے، لیکن اللہ نے اپنے پیغام کے لئے نوح کو چنا، اور ان میں سے کسی کو نہ چنا، اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کے پیغام کا بوجھ اٹھاتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی امانت کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اور نوح نیک اور کریم آدمی تھے اور نوح عقلمند اور بردبار تھے۔ نوح مشفق، ناصح، صادق، اور امین تھے اللہ نے اپنے پیغام کے لئے انہیں چنا اور ان کی طرف وحی بھیجی کہ "ڈرا اپنی قوم کو اس سے قبل کہ ان پر دردناک عذاب آئے"۔ نوح اپنی قوم میں کھڑے ہوئے، لوگوں سے کہنے لگے۔ "بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں"۔

۱۲۔ قوم نے انہیں کیا جواب دیا؟

اور جب نوح قوم میں کھڑے ہوئے اور کہا "بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں"۔ کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "یہ کب سے نبی ہوگئے؟ کل تو ہم میں سے ایک آدمی تھے اور آج کہتے ہیں کہ میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں" نوح کے دوستوں نے کہا "یہ بچپن میں ہمارے ساتھ کھیلتے تھے، اور

ہر روز ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے، پس کب آگئی ہے ان کے پاس نبوت، رات کو یا دن کے وقت؟" اور امیروں اور مغروروں نے کہا "کیا اللہ کو ان کے بغیر کوئی اور نہیں ملا؟ کیا سب لوگ مر گئے ہیں، کیا اس فقیر کے بغیر کوئی نہیں ملا"؟ اور جاہلوں نے کہا "یہ تو تمہارے جیسے ہی ایک انسان ہیں"۔ اور انہوں نے کہا "اگر اللہ چاہتا تو کوئی فرشتہ اتار دیتا، یہ تو ہم نے اپنے پہلے آباء سے بھی نہ سنا" اور کسی نے کہا "بیشک نوح اس طریقہ سے سرداری اور عزت حاصل کرنا چاہتا ہے"۔

۱۳۔ نوح اور انکی قوم کے درمیان

لوگ بتوں کی عبادت کو حق سمجھتے تھے اور بتوں کی عبادت کو کو عقل سمجھتے تھے اور وہ خیال کرتے تھے کہ جو آدمی بتوں کی عبادت نہیں کرتا وہ گمراہی اور پاگل پنے میں ہے اور وہ کہتے تھے کہ ہمارے آباء ان بتوں کی عبادت کرتے تھے یہ ان کی عبادت کیوں نہیں کرتا؟ اور نوح بتوں کی عبادت کو گمراہی سمجھتے تھے، اور بتوں کی عبادت کو بیوقوفی سمجھتے تھے اور نوح سمجھتے تھے کہ آباء گمراہی اور پاگل پنے میں تھے، اور آدم جو آباء کے بھی باپ تھے، بتوں کی عبادت نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے اور قوم گمراہی اور بیوقوفی میں تھی جب وہ پتھروں کی عبادت کرتی تھی اور اللہ کی عبادت نہیں کرتی تھی جس نے اسے پیدا کیا۔ نوح اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور اپنی پوری آواز سے کہا "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے

لئے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' مجھے تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے" ان کی قوم کے سرداروں نے کہا "بے شک ہم تجھے صاف گمراہی میں دیکھتے ہیں" نوح نے کہا! اے میری قوم! میرے ساتھ گمراہی کا کیا تعلق ہے میں تو رب العلمین کی طرف سے رسول ہوں میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے زیادہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ہو"

۱۴۔ چند مومن۔ (کافروں کی نظر میں گھٹیا)

اور نوح نے بہت زور مارا کہ ان کی قوم ایمان لائے اور اللہ کی عبادت کرے اور بتوں کو چھوڑ دے، لیکن نوح پر ان کی قوم کے چند افراد کے علاوہ کوئی اور ایمان نہ لایا صرف وہی افراد ایمان لائے جو اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے اور حلال کھاتے تھے، اور جہاں تک ان کی قوم کے امیروں کا تعلق ہے ان کا تکبّر نوح کی اطاعت میں آڑے آیا، ان کے مال و اولاد نے انہیں فکرِ آخرت سے بیگانہ کیا' اور وہ کہتے تھے" ہم شرفاء.... (شریف لوگ) اور یہ ذلیل ہیں اور جب انہیں نوح نے اللہ کی طرف بلایا تو انہوں نے کہا "کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں جبکہ تیری پیروی کی ذلیلوں نے" اور انہوں نے نوح سے ان مسکینوں کو دور کر دینے کو کہا لیکن نوح نے انکار کیا اور کہا "میں مومنوں کو دور کرنے والا نہیں' میرا دروازہ کسی بادشاہ کا دروازہ نہیں' میں تو محض واضح ڈرانے والا ہوں" اور نوح جانتے تھے کہ یہ

مسکین مخلص مؤمن اور یہ کہ اللہ ناراض ہو گا جب وہ ان مسکینوں کو دور ہٹا دیں، اس وقت ان کی کوئی مدد نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا " اے میری قوم! اگر میں ان کو دور کر دوں تو میری مدد کون کرے گا؟

۱۵- امیروں کی دلیل

مالداروں نے کہا " جس چیز کی طرف نوح بلاتے ہیں نہ وہ حق ہے اور نہ اس میں کوئی بھلائی ہے، کیوں؟ اس لئے کہ ہمارا تجربہ ہے کہ بھلائی کے ہر کام میں پہل کرنے والے تو ہمیں لوگ ہیں" ہر عمدہ کھانا ہمارے پاس اور ہر خوبصورت لباس ہمارے پاس ہے اور لوگ ہر چیز میں ہماری پیروی کرتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کے سلسلہ میں ہم سے کوئی خطا نہیں ہوتی اور شہر میں کوئی ہم سے آگے نکل نہیں سکتا۔ اگر یہ دین (مجسمہ) خیر ہوتا تو ان مسکینوں سے قبل ہمارے پاس آتا " اگر یہ خیر (اچھا) ہوتا تو کوئی ہم سے پہلے اس کی طرف پہل نہ کرتا۔"

۱۶- نوح کی دعوت

نوح نے قوم کو دعوت دی اور نصیحت کرنے میں بہت کوشش کی،

" کہا اے میری قوم! بے شک میں تمہارے لئے ڈرانے والا ہوں، یہ کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری بات مانو، وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور ایک وقتِ مقرر تک تمہیں مہلت دے گا، بیشک جب اللہ

کا وعدہ آئے گا تو اس میں دیر نہیں کی جائے گی، کاش کہ تم جانتے" اور اللہ نے ان سے بارش روک لی اور ان پر ناراض ہو گیا اور کھیتی اور نسل کم ہو گئی۔ نوح نے کہا" اے میری قوم! اگر تم ایمان لے آؤ تو تم سے اللہ راضی ہو جائے گا اور تم سے یہ عذاب ہٹا دے گا' اور تم پر بارشیں بھیجے گا اور تمہیں رزق اور اولاد میں برکت دے گا' اور نوح نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور ان سے کہا" کیا تم اللہ کو پہچانتے نہیں ہو؟ یہ تمہارے ارد گرد اللہ کی نشانیاں ہیں، کیا تم نہیں دیکھتے؟ کیا تم آسمان وزمین کی طرف نہیں دیکھتے؟ کیا تم سورج اور چاند کی طرف نہیں دیکھتے؟ اور تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا۔ لیکن نوح کی قوم کو عقل نہ آئی! نوح کی قوم ایمان نہ لائی، بلکہ جب نوح ان کو اللہ کی طرف بلاتے تو وہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے دیتے۔ اور وہ آدمی کیسے سمجھے جو سنتا نہیں، اور وہ کیسے سنے جو سننا نہ چاہے؟

۱۷۔ نوح کی دعا

نوح نے آخری کوشش کی اور اپنی قوم کو عرصہ دراز تک دعوت دیتے رہے، نوح اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے، انہیں اللہ کی طرف بلاتے رہے، لیکن نوح کی قوم ایمان نہ لائی، اور انہوں نے بتوں کی عبادت نہ چھوڑی' اور اللہ کی طرف رخ نہ کیا، نوح کب تک انتظار کرتے؟ کب تک زمین کا بگاڑ دیکھتے؟ کب تک پتھروں کی عبادت ہوتے دیکھتے؟ کب تک لوگوں کو دیکھتے کہ وہ اللہ کا

رزق کھاتے ہیں اور اس کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں؟ نوح کو کیوں غصّہ نہ آتا؟ انہوں نے ایسا صبر کیا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ نوسو پچاس سال! اللہ اکبر! اللہ اکبر!! اور اللہ نے نوح کی طرف وحی بھیجی "تمہاری قوم سے ایمان نہیں لائے گا کوئی مگر جو لا چکے"۔ جب نوح نے انہیں دوسری بار بلایا تو ان کی قوم نے کہا" اے نوح! تم نے کافی تکرار کی پس تم لے آؤ جس کا وعدہ کرتے ہو، اگر تم سچے ہو" نوح اللہ کے لئے ناراض ہوئے اور ان سے مایوس ہوگئے، اور کہا" اے اللہ! کافروں میں سے کسی کو اس دھرتی پر باقی نہ رکھ"۔

۱۸- کشتی

اللہ نے نوح کی دعا قبول کی، اور ان کی قوم کو غرق کرنا چاہا لیکن اللہ نے اسی طرح ارادہ کیا کہ نوح اور مومنوں کو نجات دے، اللہ نے نوح کو ایک بڑی کشتی بنانے کا حکم دیا اور نوح نے ایک بڑی کشتی بنانی شروع کی، ان کی قوم نے انہیں اس کام میں مشغول دیکھا تو انہیں ایک اور مشغلہ مل گیا، اور ان سے مذاق کرنے لگے، اے نوح یہ کیا ہے؟ تم بڑھئی کب سے بنے ہو؟ کیا ہم تجھے نہ کہتے تھے کہ ان ذلیلوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو، لیکن تم نے ہماری نہ سنی اور ان بڑھئی اور لوہاروں کے ساتھ بیٹھے اور خود بھی ترکھان ہوگئے! نوح یہ کشتی کہاں چلے گی؟ آپ کا سارا معاملہ ہی عجیب ہے، یہ اس ریت پہ چلے گی یا پہاڑ پہ چڑھے گی؟ سمندر یہاں سے کافی دور ہے، اسے جن

اٹھائیں گے یا بیل بھینس سگے؟ نوح یہ سب کچھ سنتے تھے اور صبر کرتے تھے، انھوں نے تو اس سے بھی زیادہ سُنا اور صبر کیا تھا، لیکن کبھی وہ ان سے کہتے "اگر تم ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہو تو ہم تم سے کریں گے جیسے تم کرتے تھے۔"

۱۹۔ طوفان

اور اللہ کا عذاب آگیا، اللہ کی پناہ! آسمان خوب برسا اور برسا گویا کہ آسمان میں سوراخ تھا۔ پانی نہیں رک سکتا تھا، پانی جمع ہوا اور چلا حتیٰ کہ اس نے لوگوں کو ہر طرف سے گھیر لیا، اور اللہ نے نوح کی طرف وحی کی، اپنے ساتھ اپنی قوم اور گھر کے ایمان والوں کو لے لیں، اور اللہ نے نوح کو وحی کی کہ ہر حیوان اور پرندہ کا جوڑا ـــ مذکر مؤنث ساتھ رکھ لیں، اس لئے کہ عام طوفان تھا، اس سے کوئی حیوان اور انسان نہیں بچے گا، نوح نے ایسے ہی کیا، ان کے ساتھ کشتی میں، ان کی قوم کے مومن تھے، اور ہر حیوان اور پرندے کا جوڑا، کشتی چل پڑی ان کے ساتھ پہاڑوں جیسی موجوں میں چلتی تھی، قوم ہر اونچی جگہ اور بلند مقام پر چڑھ گئی وہ اللہ کے عذاب سے بھاگتے تھے، لیکن اللہ کے بغیر جائے پناہ کہاں ـــ!

۲۰۔ نوح کا بیٹا

نوح کا ایک بیٹا کافروں کے ساتھ تھا، نوح نے اپنے بیٹے

کو طوفان میں دیکھا تو کہا: "اے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں سے نہ بن" اس نے کہا: میں عنقریب پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا جو مجھے پانی سے بچا لے گا" نوح (علیہ السلام) نے فرمایا "اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں سوائے اس کے جس پر وہ رحم کرے" اور ان کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ غرق ہوگیا اور نوح اپنے بیٹے پر غمگین ہوئے، اور کیسے نہ ہوتے کہ وہ ان کا بیٹا تھا، انہوں نے چاہا کہ ان کا بیٹا قیامت کے دن دوزخ سے بچ جائے جبکہ وہ کل پانی سے بچ نہیں سکا۔ آگ پانی سے زیادہ سخت ہے، اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہے، کیا اللہ نے ان سے ان کی اہل کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا؟ بجا! اللہ کا وعدہ سچا ہے انہوں نے چاہا کہ اللہ سے اپنے بیٹے کی سفارش کریں۔

۱۲۔ تمہاری اہل سے نہیں

اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا میرا بیٹا میری اہل میں سے ہے، اور آپ کا وعدہ سچا ہے، اور آپ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہیں، لیکن اللہ نسب کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ اللہ مشرکوں کے بارے میں سفارش قبول نہیں کرتا اور مشرک نبی کی اہل میں نہیں اگرچہ اس کا بیٹا ہو اللہ نے اس پر نوح کو تنبیہ کی اور کہا "اے نوح وہ تمہاری اہل سے نہیں، اس کے عمل صحیح نہیں، مجھ سے اس چیز کا سوال نہ کر جس کا تجھے علم نہیں

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو بے خبروں میں سے ہو جائے"۔ نوح سنبھل گئے اور اللہ سے توبہ کی اور کہا " اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے ایسا سوال کروں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تجھے نہیں بخشے گا اور رحم نہیں کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا"۔

۴۲۔ طوفان کے بعد

اور جب وہ ہو چکا جس کا اللہ نے ارادہ کیا تھا اور کافر غرق ہو گئے بارش تھم گئی اور پانی خشک ہو گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری۔
" اور کہا گیا کہ پھٹکار ہو ظالموں پر"۔ اور کہا گیا کہ نوح سلامتی کے ساتھ اتر اور نوح اور کشتی والے اترے۔ زمین پر سلامتی سے چلنے لگے۔
قوم نوح کے کافر ہلاک ہو گئے۔ ان پر زمین روئی نہ آسمان، اور اللہ نے نوح کی اولاد کو برکت دی اور وہ زمین میں پھیل گئی اور اس نے زمین کو بھر دیا، اس میں بہت سی امتیں اور نبی اور بادشاہ ہوئے "سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں۔ سلامتی ہو نوح پر جہانوں میں"۔

آندھی

۱- نوح کے بعد

اللہ نے نوح کی اولاد میں برکت دی، وہ زمین میں پھیل گئی۔ اور اس سے ایک امت تھی جسے "عاد" کہا جاتا تھا۔ وہ بہت طاقتور آدمی تھے ان کے جسم لوہے کی طرح سخت تھے وہ ہر ایک پر غلبہ پاتے تھے اور ان پر کوئی غلبہ نہ پاتا۔ وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور ان سے ہر کوئی ڈرتا تھا اور اللہ نے "عاد" کو ہر چیز میں برکت دی۔ عاد کے اونٹوں اور بھیڑ بکریوں سے وادی بھر جاتی تھی، اور "عاد" کے گھوڑوں سے میدان بھر جاتے تھے۔ اور "عاد" کی اولاد سے گھر بھر گئے اور جب "عاد" کے اونٹ اور بھیڑ بکریاں چراگاہ کی طرف نکلتے تو ان کا منظر بڑا دلکش اور خوبصورت ہوتا۔ اور جب بچے صبح کے وقت کھیلنے کے لئے نکلتے تو ان کا منظر بھی بڑا خوبصورت ہوتا۔ اسی طرح عاد کی زمین بھی بہت سرسبز اور خوبصورت تھی، اس میں بہت سے باغ اور چشمے تھے۔

۲- عاد کی ناشکری

لیکن عاد نے ان بے شمار نعمتوں پر اللہ کا شکر نہ کیا، قوم عاد

طوفان کا قصہ بھول گئی جسے انہوں نے اپنے آباء سے سنا تھا اور زمین میں اس کے نشان دیکھتے تھے۔ اور بھول گئے کہ قوم نوح پر اللہ نے طوفان کیوں بھیجا تھا؟ انہوں نے اسی طرح بتوں کی عبادت شروع کر دی، جیسے نوح کی امت بتوں کی عبادت کرتی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ سے پتھر کے بت گھڑ لیتے پھر انہیں سجدہ کرتے اور ان کی عبادت کرتے۔ وہ ان سے اپنی حاجتیں مانگتے، انہیں پکارتے اور ان کے لئے ذبح کرتے اور وہ نوح کی امت کے نقش قدم پر تھے۔ ان کی عقلیں انہیں بتوں کی عبادت سے نہ روکتیں اور نہ ان کی عقلیں ہدایت دیتیں۔ وہ دنیا کے عقلمند اور دین کے ناسمجھ اور غبی تھے

۳۔ عاد کی سرکشی

عاد کی قوت ان کے لئے اور لوگوں کے وبال بن گئی، اس لئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے ان کو ظلم سے کون سی چیز روکتی؟ اور انہیں سرکشی سے کون سی چیز روکتی؟ وہ لوگوں پر ظلم کیوں نہ کرتے؟ اور وہ اپنے اوپر کسی کو نہ دیکھتے تھے اور انہیں حساب و کتاب اور عذاب کا خوف نہ تھا۔ وہ جنگل کے درندوں کی طرح تھے۔ جن میں سے بڑا چھوٹے پر ظلم کرتا ہے، اور طاقت ور کمزور کو کھا جاتا ہے اور جب غضبناک ہوتے وہ بپھرے ہوئے ہاتھی کی طرح ہوتے جو

جسے ملتا ہے قتل کر دیتا ہے، اور جب وہ لڑنے پہ آتے تو
کھیتوں اور نسل کو تباہ کر دیتے، اور جب کسی بستی میں داخل
ہوتے تو اس میں تباہی مچا دیتے اور وہاں کے معزز لوگوں کی عزت
کو ذلت میں بدل دیتے، کمزور ان کی شر سے ڈرتے اور ان
کے ظلم سے بھاگتے تھے۔ ان کی قوت ان کے لئے وبال بن
گئی اور اس طرح ہر وہ شخص جو اللہ سے نہیں ڈرتا اور آخرت پر
ایمان نہیں رکھتا (اس کی قوت وبال ہوتی ہے)

۴۔ عاد کے محلّات

اور عاد کو کھانے پینے اور کھیل تماشے کے علاوہ اور کوئی
کام نہ تھا، اور ان میں سے ہر ایک دوسرے پر بلند محلّات اور
وسیع گھروں کی تعمیر پر فخر کرتا تھا، اور ان کے مال پانی کیچڑ
پہ ضائع ہوتے تھے، وہ جو بھی خالی اور اونچی جگہ دیکھتے
وہاں ایک اونچا محل بنا لیتے اور وہ اس طرح گھر بناتے جیسے
انہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی مرنا نہیں ہے، اور وہ بغیر
ضرورت کے محلات بناتے تھے جبکہ لوگوں کو کھانے اور پہننے کو نہیں ملتا
تھا اور ان میں سے غریب لوگوں کو رہنے کے لئے گھر میسر نہ تھا
اور امیروں کے گھروں میں رہنے والا کوئی نہ تھا۔ جس نے انہیں
اور ان کے محلّات کو دیکھا اسے یقین ہو گیا کہ وہ آخرت پہ ایمان
نہیں رکھتے۔

۵۔ ہود رسول

اللہ نے عاد کی طرف ایک رسول بھیجنا چاہا، اللہ بندوں کے کفر کو پسند نہیں کرتا، اللہ زمین میں فساد کو پسند نہیں کرتا، اور عاد اپنی عقلوں کو کھانے پینے، کھیل تماشے اور گھروں کی تعمیر کے علاوہ کہیں اور استعمال نہیں کرتے تھے، ان کی عقلیں تباہ ہو گئیں اس لئے کہ وہ انہیں دین میں استعمال نہیں کرتے تھے اور انہیں عقل نہ آئی۔ پس اللہ نے ان کی طرف ایک رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جو انہیں ہدایت دے، اور اللہ نے چاہا کہ یہ رسول انہی میں سے ہو، وہ اسے پہچانتے ہوں، اور ان کی بات سمجھتے ہوں۔ "ہود" ہی وہ رسول تھے، جو عاد کے ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے عقل اور نیکی میں پرورش پائی۔

۶۔ ہود کی دعوت

ہود قوم میں دعوت دینے کھڑے ہوئے اور کہا "اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔" اور ہود نے کہا "اے میری قوم! تم کیسے پتھروں کی عبادت کرتے ہو اور اس ذات کی عبادت نہیں کرتے! جس نے تمہیں پیدا کیا

اے میری قوم! یہ پتھر جنہیں تم نے خود تراشا ہے، آج ان کی کیسے عبادت کرتے ہو، بے شک اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں رزق دیا اور تمہیں مال، اولاد، کھیتی اور نسل میں برکت دی، اور قوم نوح کے بعد تمہیں قائم مقام بنایا اور تمہیں جسمانی قوت عطا کی، ان نعمتوں کا حق تو یہ تھا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرتے، بے شک یہ کتا جسے تم ایک ہڈی پھینک دیتے ہو وہ تمہارے گھر سے نہیں جاتا اور سائے کی طرح تمہارے ساتھ رہتا ہے کیا تم نے کسی ایسے کتے کو دیکھا ہے جس نے اپنے مالک کو چھوڑ دیا ہو، اور کسی دوسرے کی طرف چلا گیا ہو، کیا تم نے کسی حیوان کو دیکھا ہے کہ وہ پتھر کو پوج رہا ہو۔ یا تم نے کسی حیوان کو دیکھا ہے جو بت کو سجدہ کرتا ہو، کیا انسان حیوان سے زیادہ ذلیل ہے یا اس سے زیادہ عزت والا ہے؟

۷۔ قوم کا جواب

قوم کھانے پینے اور کھیل تماشے میں لگی ہوئی تھی اور دنیا کی زندگی سے راضی اور مطمئن تھی۔ ہود کی بات سے تنگ دل ہوئی اور ان میں سے کسی نے دوسرے سے کہا "ہود کیا کہتا ہے؟ وہ کیا چاہتا ہے؟ ہم اس کا کلام نہیں سمجھتے" انہوں نے کہا "بے وقوف ہے یا دیوانہ" اور جب ہود نے انہیں دوبارہ دعوت دی تو قوم کے شریفوں نے کہا "بیشک ہم تمہیں بے وقوفی میں دیکھتے ہیں۔ اور ہم تمہیں جھوٹوں میں سے خیال کرتے ہیں" ہود نے کہا "میں کوئی پاگل

نہیں ہوں بلکہ جہانوں کے رب کی طرف سے رسول ہوں، تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا مخلص اور امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں"۔

۸۔ ہودؑ کی دانائی

ہودؑ مسلسل اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے اور انہیں حکمت اور نرمی سے بلاتے رہے، ہودؑ نے کہا "اے میری قوم! میں کل تمہارا بھائی اور دوست تھا، کیا تم مجھے پہچانتے نہیں ہو؟ اے میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں ڈرتے ہو اور مجھ سے کیوں بھاگتے ہو؟ میں تمہارے مال میں سے کوئی چیز کم نہیں کروں گا" اے میری قوم! میں اس پر تم سے مال کا طالب نہیں، میرا اجر تو اللہ کے پاس ہے"

اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہیں کس چیز کا ڈر ہے؟ بخدا! اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ تو تمہارے مال میں کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ تمہارے رزق میں برکت دے گا اور قوت میں اضافہ کرے گا۔ اے میری قوم! میرے پیغام سے تمہیں تعجب کیوں ہوتا ہے؟ اللہ ہر کسی سے تھوڑا ہی بات کرتا ہے۔ اللہ ہر کسی کو خطاب نہیں کرتا کہ اس سے کہے کہ یوں کرو اور یوں کرو، بیشک اللہ ہر قوم کی طرف انہی میں سے ایک آدمی کو بھیجتا ہے جو ان سے کلام کرتا ہے اور انہیں نصیحت کرتا ہے، اور اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے، میں تم سے کلام کرتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں،" کیا تمہیں تعجب ہے

کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئے ایک آدمی پر تم میں سے، تاکہ وہ تمہیں ڈرائے (انجام سے)"

۹۔ ہود کا ایمان

اور عاد سے کوئی جواب بن نہ آیا، انہیں سمجھ نہ آئی کہ وہ ہود کو کیا جواب دیں! لیکن جب وہ عاجز آگئے تو انہوں نے کہا "تجھ سے ہمارے معبود روٹھ گئے ہیں اس لئے تمہاری عقل کو مرض لاحق ہو گیا ہے، بتوں کا وبال تم پر پڑا ہے"۔ ہود نے کہا "بلاشبہ یہ بت پتھر ہیں یہ کسی کو نفع دیتے ہیں نہ نقصان" اور یہ بت پتھر ہیں، بولتے ہیں نہ سنتے نہ دیکھتے، بلاشبہ! یہ بت بھلائی اور تکلیف کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی کے نفع اور نقصان کا اختیار رکھتے ہیں، اور اس طرح تم بھی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے اور تمہیں مجھے فائدہ پہنچانے اور نقصان دینے کا اختیار نہیں ہے، میں تمہارے بتوں کو نہیں مانتا اور نہ ان سے ڈرتا ہوں، "میں بری ہوں اس سے جو تم شرک کرتے ہو" اور میں تم سے بھی نہیں ڈرتا، "تم سب میرے خلاف تدبیریں کر لو"۔ "بے شک میں نے اللہ پر توکل کیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے" ہر چیز اس کے ماتحت ہے اور کوئی پتا بھی اس کے حکم کے بغیر نہیں گرتا۔

۱۰۔ عاد کی ضد

عاد نے سب کچھ سنا مگر ایمان نہ لائے، ہود کی نصیحت ان پر

ضائع ہوگئی، ہود کی حکمت بھی ان پر ضائع ہوگئی، اور انہوں نے کہا "اے ہود! تمہارے پاس نہ کوئی دلیل ہے اور نہ ثبوت۔ اے ہود! تمہاری تازہ بات سے ہم اپنے قدیم معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے، کیا ہم ایک کہنے والے کی بات پر اپنے ان معبودوں کو چھوڑ دیں۔ جن کی عبادت ہمارے آباء کرتے تھے، یہ کبھی نہیں ہوسکتا! اور اے ہود! تو ہمارے معبودوں کو مانتا ہے نہ ان سے ڈرتا ہے، تو ہم بھی تیرے معبود کو نہیں مانتے اور نہ اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور ہم تمہیں کافی زیادہ عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے سنتے ہیں، ہود وہ کہاں ہے؟ اور کب آئے گا؟ ہود نے کہا "اس کا علم اللہ کو ہے میں تو محض صاف ڈرانے والا ہوں" عاد نے کہا "ہم اس عذاب کے منتظر ہیں اور اُسے دیکھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ ہود کو ان کی اس جرأت پر تعجب ہوا اور ہود نے ان کی اس حماقت پر افسوس کیا۔

۱۱۔ عذاب

اور عاد ہر روز بارش کا انتظار کرتے، آسمان کی طرف دیکھتے انہیں بادل کا کوئی ٹکڑا ابھی نظر نہ آتا، انہیں بارش کی ضرورت تھی، اور انہیں بارش کا بہت ہی شوق تھا، ایک دن انہوں نے اپنی طرف بادل آتے ہوئے دیکھے تو بہت خوش ہوئے، اور چیخ کر بولے کہ یہ بارش کے بادل ہیں، یہ بارش کے بادل ہیں، خوشی سے ناچنے لگے، ایک نے دوسرے کو پکار کر کہا بارش کا بادل، بارش کا بادل

لیکن ہود سمجھ گئے کہ عذاب آگیا ہے، ہود نے کہا کہ یہ رحمت کا بادل نہیں، بلکہ تند ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے اور وہی بات نکلی بہت زور کی ہوا چلی، اس جیسی لوگوں نے نہ دیکھی تھی اور نہ ویسی سنی تھی۔ اور آندھی چلی وہ درختوں کو جڑ سے نکالتی جاتی تھی اور گھروں کو گراتی جاتی اور چلنے پھرنے والی چیزوں کو اٹھاتی اور دور جاکر پھینک دیتی، صحرائی ریت اڑی اور دنیا تاریک ہوگئی، آدمی کو کچھ دکھتا نہیں تھا، وہ ڈر گئے اور اپنے گھروں میں داخل ہوگئے اور ان کے دروازے بند کرلیے، بچے ماؤں سے چمٹ گئے اور لوگ دیواروں سے، اور لوگ کمروں میں چلے گئے، بچے روتے تھے، عورتیں چیختی تھیں، اور مرد مدد کیلئے پکارتے تھے، اور گویا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا "آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں" یہ سلسلہ سات راتیں اور آٹھ دنوں تک جاری رہا، قوم مرگئی گویا کہ وہ کھجور کے درخت تھے جو زمین پر گر پڑے تھے بہت ہی عجیب و غریب منظر تھا، آدمی مرے ہوئے، انہیں پرندے کھاتے، گھر اجڑے ہوئے ان میں الّو رہتے۔ ہود اور مومن ایمان کی بدولت بچ گئے۔ عاد والے اپنے کفر اور ضد کی بدولت ہلاک و برباد ہوگئے۔ "یاد رکھو! کہ عاد نے اپنے رب کا انکار کیا۔ پھٹکار ہو عاد پر— جو ہود کی قوم تھی"۔

عاد کے بعد

۱۔ ثمود کی اونٹنی

قوم ثمود قوم عاد کی وارث ہوئی جیسے قوم عاد قوم نوح کی وارث ہوئی تھی۔ ثمود بھی عاد کے نقش قدم پر چلی جس طرح قوم عاد قوم نوح کے نقش قدم چلی تھی، ثمود کی زمین بھی سرسبز اور خوبصورت تھی۔ اس میں باغات، چشمے، اور بڑے باغ تھے جن کے نیچے نہریں جاری تھیں، قوم ثمود عمارت، زراعت اور باغوں میں کثرت میں عاد کی طرح تھی، انہیں عقل اور صناعت میں ان پر فوقیت حاصل تھی۔ وہ پہاڑوں میں سے بڑے وسیع اور خوبصورت گھر تراش لیتے تھے اور پتھروں میں نہایت عمدہ نقوش بناتے تھے، ان کی عقل اور صناعت کے آگے پتھر موم کی طرح نرم ہوگیا اور جیسے چاہتے استعمال میں لے آتے، جب کوئی آدمی ان کے شہر میں داخل ہوتا تو حیران ہو جاتا، وہ پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے محلات دیکھتا جیسے جنوں نے بنائے ہوں اور دلواروں میں خوبصورت پھول دیکھتا جیسے موسم بہار نے پھول اگائے ہوں۔

اللہ نے ثمود پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دئے بلکہ اللہ نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دئے۔ آسمان ان سے بارشوں کے ذریعے سخاوت کرتا اور زمین نباتات اور پھولوں سے کرتی، اور باغ پھلوں اور میووں کے ذریعہ سخاوت کرتے، اللہ نے انہیں رزق اور عمروں

میں برکت دی ۔

۲۔ ثمود کی ناشکری

ان سب چیزوں نے ثمود کو اللہ کی عبادت اور شکر پر آمادہ نہ کیا، بلکہ کفر اور سرکشی پر آمادہ کر دیا۔ وہ اللہ کو بھول گئے اور انہیں جو ملا اس پر خوش ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا "ہم سے طاقت میں کون زیادہ ہے؟" انہوں نے خیال کیا کہ وہ کبھی مریں گے نہیں، اور نہ کبھی اپنے محلات اور باغات سے نکلیں گے، اور یہ گمان کیا کہ موت ان پہاڑوں میں داخل نہ ہوگی اور اسے ان تک کوئی راستہ نہ ملے گا۔ شاید انہیں یہ گمان تھا کہ قومِ نوح اس لئے غرق ہو گئی کہ وہ وادی میں تھی۔ اور قومِ عاد اس لئے ہلاک ہو گئی کہ وہ نرم زمین میں تھی۔ اور وہ خود موت اور خوف سے امن کی جگہ میں ہیں ۔

۳۔ بتوں کی عبادت

انہوں نے اسی پر اکتفا نہ کیا۔ انہوں نے پتھر گھڑ لیے اور بتوں کی عبادت کرنے لگے، قوم نوح اور عاد کی طرح پتھروں کی عبادت کرتے تھے، اللہ نے انہیں پتھروں کا بادشاہ بنایا تھا۔ مگر اپنی جہالت کی وجہ سے پتھروں کے بندے بن گئے۔ اللہ نے انہیں عزت دی اور پاکیزہ رزق دیا لیکن انہوں نے اپنے آپ کو ذلیل کیا۔ اور انہوں نے انسان کو

ذلیل کیا، "بے شک اللہ لوگوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا لیکن لوگ خود ہی اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں" یہ عجیب بات ہے کہ وہ پتھر جسے وہ اپنے ہاتھوں سے گھڑتے ہیں نہ (اس وقت وہ) ان کی نافرمانی کرتا اور نہ انکار وہ اس کے سامنے عاجزی کرتے اور سجدہ میں گر جاتے۔ کیا طاقتور کمزور کی عبادت کرتا ہے؟ کیا آقا غلام کو سجدہ کرتا ہے؟ لیکن انہوں نے اللہ کو بھلا دیا اور اپنے آپ کو بھی بھول گئے، انہوں نے اللہ کی عبادت اور بندگی سے انکار کیا، اللہ نے انہیں ذلیل کر دیا۔

۴۔ صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ نے ان کی طرف رسول بھیجنے کا ارادہ کیا جیسے قوم نوح اور عاد کی طرف (رسول بھیجے گئے)، بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کیلئے کفر پسند نہیں کرتا، بے شک اللہ زمین میں فساد پسند نہیں کرتا۔ اور ان میں ایک آدمی صالح نامی تھے، وہ ایک شریف گھرانے میں پیدا ہوئے اور عقل اور نیکی میں پرورش پائی۔ وہ بہت ہی شریف لڑکے تھے اور بہت ہی ہدایت یافتہ لوگوں میں مشہور تھے اور کہتے تھے "یہ صالح ہے، یہ صالح ہے" لوگوں کو ان سے بہت سی توقعات تھیں اور وہ کہا کرتے کہ ان کی بڑی شان ہوگی لوگوں کا خیال تھا کہ صالح ان کے شریفوں اور امیروں میں سے ہوں گے خیال کرتے تھے کہ ان کا شاندار محل ہوگا اور بڑا باغ ہوگا، ان کے والد کی رائے یہ تھی کہ ان کا بیٹا اپنی عقل سے بہت مال کمائے گا اور لوگوں میں نکلے گا، اپنے گھوڑے پر نکلے گا، اور اس کے پیچھے نوکر چاکر ہوں گے لوگ اسے

سلام کریں گے، اور کہیں گے کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے، یہ فلاں کا بیٹا ہے اور اس کی خوشی کا کیا ٹھکانا ہوگا جب وہ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنے گا کہ یہ خوش نصیب ہے، اس کا بیٹا بہت امیر ہے لیکن اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔ اللہ نے انہیں نبوّت سے سرفراز کرنا چاہا، چاہا کہ انہیں ان کی قوم کی طرف بھیجیں تاکہ وہ انہیں ظلمتوں سے نکال کر نور میں لے آئیں۔ اس سے بڑھ کر کیا شرف ہوگا؟ اور اس سے بڑی عزّت اور کیا ہوگی؟

۵۔ صالح کی دعوت

صالح نے اپنی قوم میں کھڑے ہوکر زوردار آواز میں کہا
"اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لئے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں"

امیر لوگ کھانے پینے اور کھیل تماشے میں لگے ہوئے تھے، وہ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کو معبود نہیں سمجھتے تھے، انہیں صالح کی دعوت پسند نہ آئی، ثمود کے امیر غضبناک ہوئے اور انہوں نے کہا "یہ کون ہے"؟ خادموں نے کہا "یہ صالح ہیں" انہوں نے یہ پوچھا یہ کیا کہتے ہیں انھوں نے جواب دیا، وہ کہتے ہیں "اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارے لئے کوئی معبود نہیں ہے، اور کہتے ہیں کہ یقیناً اللہ تمہیں تمہارے مرنے کے بعد اٹھائے گا اور تمہیں بدلہ دے گا۔ اور کہتے ہیں "میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے مجھے اپنی قوم کی طرف بھیجا ہے"۔ امیروں نے

ہنس کر کہا " بے چارہ ! کیا رسول ہوگا ؟ اس کے پاس محل ہے نہ باغ ، نہ کھیتی نہ کھجوروں کا باغ ، یہ کیسے رسول ہوسکتا ہے۔

۶۔ امیروں کا پروپیگنڈا

امیروں نے دیکھا کہ کچھ لوگ صالح کی طرف مائل ہو رہے ہیں، انہیں اپنی سرداری خطرے میں نظر آئی اور کہا " یہ تو تمہاری طرح کا ایک آدمی ہے کھاتا ہے جس قسم کا تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جس قسم سے تم پیتے ہو اگر تم نے اطاعت شروع کردی اپنے برابر کے آدمی کی تو تم بے شک خراب ہوئے ، کیا تم کو وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مرجاؤ اور ہو جاؤ مٹی اور ہڈیاں تو تم کو نکلنا ہے ، کہاں ہوسکتا ہے، کہاں ہوسکتا ہے، جو تم سے وعدہ ہوتا ہے، اور کچھ نہیں یہی جینا ہے ہمارا دنیا کا، مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو پھر اٹھنا ہے اور کچھ نہیں یہ ایک مرد ہے، باندھ لایا ہے اللہ پر جھوٹ، اور اس کو ہم نہیں ماننے "۔

۷۔ ہمارا گمان غلط ہوا

لوگوں نے صالح کا انکار کیا اور اس پر ایمان نہ لائے، اور جب صالح نے انہیں نصیحت کی اور انہیں بتوں کی عبادت سے روکا تو کہنے لگے " اے صالح ! تم تو بہت ہی شریف لڑکے تھے، اور بہت

ہی ہدایت یافتہ تھے اور ہم سوچا کرتے تھے کہ تم شریف اور بڑے لوگوں میں سے ہو گے اور ہمارا گمان تھا کہ تم فلاں فلاں کی طرح ہو گے مگر تم کچھ بھی نہ ہوئے، تمہارے ہم عمر اور عقل میں تم سے کہیں چھوٹے، بڑے آدمی ہو گئے اور اے صالح تو نے فقیری لاٹھی پکڑ لی، ہمارا گمان تمہارے بارے میں غلط ہوا، تیرے بارے میں ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا، تیرے باپ بے چارے کو بھی تجھ سے خیر نہ ملی، تمہاری ماں بے چاری کی تکاوٹ بھی تجھ پر ضائع ہو گئی، یہ سب کچھ صالح نے سُنا اور اپنی قوم پر افسوس کیا، اور جب صالح قوم کے پاس سے گزرتے تو وہ لوگ کہتے "اللہ صالح کے باپ پر رحم کرے اس کا بیٹا تو تباہ ہو گیا"

۸۔ صالح کی نصیحت

اور صالح برابر اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے اور حکمت و نرمی سے اللہ کی طرف بلاتے رہے، وہ کہتے " اے بھائیو! کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم یہاں ہمیشہ رہو گے؟ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان محلات میں ہمیشہ رہو گے؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان باغوں اور نہروں میں ہمیشہ رہو گے؟ ان کھیتوں اور درختوں سے ہمیشہ کھاتے رہو گے؟ اور تم پہاڑوں کو تراش کر مسلسل گھر بناتے رہو گے؟ کبھی نہیں، کبھی نہیں! یہ کبھی نہیں ہوگا، یہ کبھی نہیں ہوگا، اے میرے بھائیو! تمہارے آباؤ کیوں چل بسے! ان کے محل تھے، اسی طرح ان کے باغ اور چشمے

تھے، ان کی کھیتیاں اور نخلستان تھے اور وہ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے اور ان میں رہتے تھے۔ لیکن یہ سب کچھ ان کے کام نہ آیا اور یہ سب کچھ انہیں روک نہ سکا ملک الموت نے ان کو آ لیا اور ان تک پہنچ گئے، اسی طرح تم بھی مروگے اور تمہیں اللہ دوبارہ اٹھائے گا اور تم سے ان نعمتوں کے متعلق سوال کرے گا۔

۹۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا

اے میرے بھائیو! تم مجھ سے کیوں بھاگتے ہو؟ کیوں ڈرتے ہو؟ میں تمہارے مال میں کمی نہیں کرتا، میں تم سے کوئی چیز طلب نہیں کرتا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں " اور میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العلمین کے پاس ہے۔"

اور اے میرے بھائیو! تم میری اطاعت کیوں نہیں کرتے؟ میں تو تمہارا امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں اور تم کیوں اطاعت کرتے ہو ان لوگوں کی، جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کے مال کھاتے ہیں؟ اور برے کام کرتے ہیں، زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے؟ قوم عاجز آگئی اور لاجواب ہوگئی۔ انہوں نے کہا " تجھ پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے تو بھی ایک آدمی ہے جیسے ہم، سو لے آ کچھ نشانی اگر تو سچا ہے "

۱۰۔ اللہ کی اونٹنی

صالح نے کہا " تم کون سی نشانی چاہتے ہو؟" انہوں نے کہا " اگر تو سچا

ہے تو اس پہاڑ سے ہمارے لئے ایک حاملہ اونٹنی نکال لا "۔ لوگ اچھی طرح جانتے تھے کہ اونٹنی کو اونٹنی ہی جنتی ہے۔ اونٹنی زمین سے اُگتی ہے نہ پتھر سے نکلتی ہے اور انہیں یقین ہوگیا کہ صالح عاجز آجائے گا اور وہ جلد کامیاب ہوجائیں گے، لیکن صالح کا اپنے رب پر مضبوط ایمان تھا، اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے

صالح نے اللہ سے دعا کی، اور ویسا ہی ہوا جیسا لوگوں نے مانگا، پہاڑ سے حاملہ اونٹنی نکلی اور اس نے بچہ دیا لوگ سخت حیران ہوئے اور ڈر گئے، لیکن ان میں سے سوائے ایک کے کوئی ایمان نہ لایا۔

۱۱۔ باری

صالح نے کہا " یہ اللہ کی اونٹنی ہے، اور یہ اللہ کی نشانی ہے، تم نے مانگا اور اللہ نے اسے تمہارے لئے اپنی قدرت سے پیدا کردیا اس اونٹنی کا احترام کرو اور اس کو ہاتھ نہ لگاؤ بری طرح، پھر تو آپکڑے گا تم کو عذاب بہت جلد"۔ (ھود: ۶۴)

اور یہ اونٹنی اللہ کی زمین سے کھائے گی اور پیئے گی، آئے گی جائے گی، اس کا چارہ اور پانی تمہارے ذمہ نہیں، چارہ کافی اور پانی بہت ہے۔

اور یہ اونٹنی بہت بڑی اور پیدائشی لحاظ سے بہت عجیب تھی، ان کے چوپائے اس سے ڈرتے تھے اور بھاگتے اور جب کبھی یہ اونٹنی پانی پینے کیلئے آتی، چوپائے بدکتے اور بھاگ جاتے۔ صالح نے یہ دیکھا

نے کہا" ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن تمہارے مولیشیوں کا ہوگا۔ ایک دن اونٹنی پیئے گی اور ایک دن تمہارے مولیشی اور اسی طرح ہوا جب اونٹنی کی باری ہوتی تو جاتی اور پی آتی، اور جب قوم کے مولیشیوں کی باری ہوتی تو وہ آکر پی جاتے۔

۱۲۔ ثمود کی سرکشی

لیکن قوم نے تکبر کیا اور سرکشی کی، اور انہوں نے کہا کہ ہر روز ہمارے مولیشی کیوں نہ پئیں؟ اور لوگ اس اونٹنی سے تنگدل ہوئے جس سے ان کے مولیشی بد کتے تھے اور صالح نے انہیں اس اونٹنی کی توہین سے ڈرا رکھا تھا لیکن وہ نہ ڈرے۔ انہوں نے کہا۔ اس اونٹنی کو کون قتل کرے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا "میں" ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا "میں"۔ دونوں بدبخت سرگئے بیٹھے اور اونٹنی کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے، یہاں تک کہ جب اونٹنی نکلی پہلے نے اسے نیزہ مارا اور دوسرے نے اسے ذبح کر دیا اور مار دیا۔

۱۳۔ عذاب

اور جب صالح کو علم ہوا کہ اونٹنی ذبح کردی گئی ہے تو انہوں نے افسوس کیا اور بہت غمگین ہوئے اور لوگوں سے کہا " فائدہ اٹھالو اپنے گھروں میں تین دن، یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا" (ہود: ٦٥) اور شہر میں

نو آدمی تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے
انہوں نے حلف اٹھایا اور کہا ہم رات میں صالح اور اس کی اولاد کو
قتل کریں گے، اور جب ہم سے پوچھا جائے گا تو کہہ دیں گے ہمیں
کوئی علم نہیں، لیکن اللہ نے صالح اور اس کی اہل کی حفاظت کی اور
جب تیسرا دن ہوا ان پر عذاب آیا، انہوں نے حسب عادت صبح کی
پس ایک زور دار آواز تھی اور وہ بھی سخت بھونچال کے ساتھ، ایسی
آواز جس سے دل پھٹ پھٹ جاتے اور ایسا زلزلہ جس سے گھر گر پڑتے
تھے اور ثمود پر یہ دن بہت ہی سخت تھا۔ سب لوگ مر گئے اور شہر تباہ
ہو گیا صالح اور مومنوں نے اس بدبخت شہر سے ہجرت کی اور وہ اس
میں کیا کرتے؟ اور صالح نکلے اور وہ اپنی قوم کی طرف دیکھ رہے تھے اور
وہ مرے پڑے تھے، انہوں نے غمگین آواز میں کہا" اے میری قوم! میں نے
تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچایا اور تمہیں نصیحت کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں
کو پسند نہیں کرتے تھے۔" (سورۃ الاعراف آیت ۷۹ پ ۸)

اور آج جو کوئی انسان بھی وہاں دیکھتا تو اسے محل خالی اور کنویں
بیکار نظر آتے اور بستیاں ڈراؤنی نظر آتی تھیں، ان میں سے کوئی
اللہ کی طرف بلانے والا تھا نہ کوئی جواب دینے والا۔ اور جب شام کے
راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ثمود کے گھروں سے ہوا تو
اپنے ساتھیوں سے فرمایا " نہ داخل ہونا ان لوگوں کے رہنے کی جگہوں
پر جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا مگر یہ کہ تم رونے والے ہو، اور ڈرتے
ہوئے کہ مبادا تمہیں وہ پہنچے جو ان کو پہنچا۔"
" یاد رکھو! ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا، خبردار! پھٹکار ہو ثمود
کیلئے۔"